## سوال

(425) مخنث کا حج کرنے کا طریقہ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں پیدائشی طور پر ایک ہجڑا ہوں میری شکل وصورت چال ڈھال اور جسمانی ساخت وپر واخت انتہائی طور پر لڑکیوں سے مشابہ ہے میرا نام لڑکیوں والا ہے اور میں لباس بھی لڑکیوں والا پہنتا ہوں میرے سر کے بال بھی لڑکیوں کی طرح لمبے اور خوب صورت ہیں ایک آواز ہے جو لڑکیوں سے قدرے بھاری ہے مجھے دیکھنے والا لڑکی ہی خیال کرتا ہے میرے ساتھ یہ حادثہ ہوکہ میرا گرو عدالتی کاروائی کے ذریعے مجھے میرے والدین سے چھین کرلے آیا تھا میں بچپن سے اب تک گرو کی صحبت میں اور اس کی زیر تربیت رہا ہوں اس لیے ناچ گانے کا پیشہ اپنانا فطرتی بات تھی تاہم میں شروع ہی سے اس کاروبار کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اب جب کہ میرا گرو مرچکا ہے اور میں آزاد ہوں میری عمر بتیس سال کے قریب ہے لیکن میں اپنے گرو کے مکان میں دوسرے ہیجڑے ساتھیوں کے ساتھ رہتا ہوں مجھے اس پیشہ سے جنون کی حدتک نفرت ہو چکی ہے میں نے عزم کرلیا ہے کہ اس پیشہ اور ہیجڑوں سے کنارہ کش ہو جاؤں اور اپنی توبہ کا آغاز حج بیت اللہ کی سعادت سے کرنا چاہتا ہوں میری الجھن یہ ہے کہ میں مردوں کی طرح حج کروں یا عورتوں کی طرح کتاب وسنت کے مطابق میری الجھن حل کریں مجھے اس بات کا علم ہے کہ اگر میں مردوں کی طرح حج کروں تو مجھے احرام باندھنا ہوگا اور مجھے بدن کا کچھ حصہ ننگا رکھنا ہوگا اس کے علاوہ سر کے بال بھی منڈاونا ہوں گے لیکن سچی بات ہے کہ میرے لیے یہ امر بہت مشکل ہوگا جس سے مجھے خوف آتا ہے بلکہ تصور کرکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جب کے عورتوں کی طرح حج کرنے میں مجھے آسانی ہے کیوں کہ میں نے اب تک عمر کا تمام حصہ عورتوں کی طرح گزارا ہے اور جنسی طور پر مردانہ خواہش کبھی بھی میرے دل میں نہیں ابھری بعض علماء سے دریافت کرنے سے الجھن کا شکار ہو چکا ہوں کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں مجھے کسی نے کہا ہے کہ اگر تم مسئلہ کا صحیح حل چاہتے ہو تو کسی وہابی عالم کی طرف رجوع کرو اس لیے میں نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے مجھے جلدی اس کا جواب دیا جائے ۔ (ایک سائل معرفت محمد اسلام طاہر محمدی لاہور کینٹ خریداری نمبر 1274)

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قدر طویل سوال کے باوجود بعض امور دریافت طلب ہیں تاہم جواب پیش خدمت ہے اس سلسلہ میں چند باتیں قابل ملاحظہ ہیں

(1) گرو کا والدین سے عدالتی کاروائی کے ذریعہ چھین کرلے آنا انتہائی محل نظر ہے کیوں کہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے جس کا سہارا لے کر عدالتی کاروائی کے ذریعے اس مخلوق کو اس کے والدین سے زبردستی چھینا چھٹی کی جاسکے یقیناً اس میں والدین کی مرضی شامل ہوگی جس کے متعلق وہ جوابدہ ہوگے ایسے متعدد واقعات ہمارے مشاہدہ میں ہیں کہ اس جنس کے گرو حضرات والدین سے انہیں لینے آئے لیکن والدین نے انکار کردیا اور انہیں دینی مدرسہ میں داخل کرایا دینی تعلیم کا یہ اثر ہوا کہ وہ گانے بجانے کا دھندہ کرنے کے بجائے دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں ۔

(2)اس کام سے صرف نفرت ہی کافی نہیں ہوگی بلکہ فریضہ حج کا انتظار کیے بغیر فوراً اس سے توبہ کی جائے اپنے ساتھوں سے الگ ہوجانا چاہیے کیوں کہ موت کا کوئی پتہ نہیں کب آجائے اخروی نجات کے لیے برے کام سے صرف نفرت ہی کافی نہیں بلکہ اسے اللہ کی بارگاہ میں ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے چھوڑدینا ضروری ہے پھر نیک اعمال نماز روزہ وغیرہ سے اس کی تلافی کرنا بھی لازمی ہے اس بنا پر سائل کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ فوراً اس کام سے باز آجائے اور اپنے پشہ ساتھیوں سے کنارہ کش ہوکر اخروی نجات کی فکر کرے۔

(3)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہ جنس موجود تھی بعض کے نام بھی ملتے ہیں کہ وہ ہیت ماتع ابو ماریہ اور مابور جیسے ناموں سے پکارے جاتے تھے یہ لوگ رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرائع اسلام ادا کرتے تھے نمازیں پڑھتے جہاد میں شریک ہوتے اور دیگر امور خیر بھی بجالاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان متعلق پہلے یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بے ضرر مخلوق ہے آدمی ہونے کے باوجود انہیں عورتوں کے معاملات میں چنداں دلچسپی نہیں ہے اس لیے آپ ازوج مطہرات کے پاس ان کے آنے جا نے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے لیکن جب آپ کو پتہ چلا کہ انہیں عورتوں کے معاملات میں خاصی دلچسپی نہیں بلکہ یہ لوگ نسوانی معلومات بھی رکھتے ہیں تو آپ نے انہیں ازواج مطہرات اور دیگر مسلمان خواتین کے ہاں آنے جانے سے منع فرمادیا بلکہ انہیں مدینہ بدر کرکے روضہ خاخ حمراء الاسد اور نقیع کی طرف آبادی سے دور بھیج دیا تاکہ دوسرے لوگ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہیں۔ (صحیح بخاری :المغاری 4324)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا حکم دیا کہ انہیں بے ضرر خیال کرکے اپنے پاس مت آنے دیں بلکہ انہیں گھروں میں داخل ہونے سے روکیں۔ (صحیح بخاری :النکاح 5235)

(4)واضح رہے کہ مخنث بنیادی طور پر مرد ہوتا ہے لیکن مردیقوت سے محروم ہونے کی وجہ سے عورتوں جیسی چال ڈھال اور ادا و گفتار اختیار کیے ہوتا ہے یہ عادات اگر پیدائشی نہیں چھوڑنا ہوگا اگر پیدائشی نہیں بلکہ تکلف کے ساتھ انہیں اختیار کیا گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اختیار پر لعنت فرمائی ہے :"کہ وہ مرد جو عورتوں جیسی چال ڈھال اور وہ عورتیں جو مردوں جیسی وضع قطع اختیار کریں اللہ کے ہاں ملعون ہیں۔ (صحیح بخاری :اللباس 5887)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسا مخنث لایا گیا جس نے عورتوں کی طرح اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ از خود عورتوں جیسی چال وڈھال پسند کرتا ہے تو آپ نے اسے مدینہ بدر کرکے علاقہ نقیع میں بھیج دیا جہاں سرکاری اونٹوں کی چراگاہ تھی آپ سے کہا گیا کہ اسے قتل کردیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد :الادب 4928)

البتہ خنثی اس سے مختلف ہوتا ہے کیوں کہ فقہاء کے ہاں اس کی تعریف یہ ہے کہ جو مردانہ اور زنانہ آلات جنسی رکھتا ہو یا دونوں سے محروم ہو(المغنی لابن قدامہ : ض 9ص108)

بلوغ سے پہلے اس لڑکے یا لڑکی ہونے کی پہچان اس کے پیشاب کرنے سے ہوسکتی ہے اور بلوغ کے بعد اس کی داڑھی یا چھاتی سے پہچانا جاسکتا ہے بہر صورت وہ شرعی احکام کا پابند ہے اگر مرد ہے تو مردوں جیسے اور اگر عورت ہے تو عورتوں کے احکام پر عمل کیا جائے۔

(5)صورت مسئولہ میں جس طرح تفصیل بیان کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل لڑکی ہے اور اس پر عورتوں جیسے احکام لاگو ہوں گے لیکن حقیقت حال وہ خود ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اگر مرد ہے اور عورتوں جیسی شکل وصورت اختیار کی ہے جو اس کے گروکی صحبت اور تربیت کا نتیجہ ہے تو اسے اس شکل وصورت کو یکسر ختم کرنا ہوگا کیوں کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح عورتوں کا روپ دھارنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور اگر وہ حقیقت میں عورت ہی ہے نیز گروکی مجلس نے اس کی نسوا نیت کو دوآتشہ کردیا ہے تب بھی اسے یہ کام ختم کرنا ہوں گے اور مسلمان عورتوں کی طرح چادر اور چاردیواری کا تحفظ کرنا ہوگا تاہم احتیاط کا تقاضا ہے کہ حج کے لیے ئ عورتوں جیسا احرام اختیار کرے یعنی عام لباس پہنےاپنے شہرے کو کھلا رکھے تاہم اگر کوئی اجنبی سامنے آجائے تو گھونگھٹ نکالے جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان کتب حدیث میں مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں ہوتیں اور قافلے ہمارے پاس سے گزرتے جب وہ ہمارے سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں

اپنے چہروں پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم انہیں اٹھا دیتیں۔ (ابوداؤد: مناسک 1833)

اس کے علاوہ محرم کی بھی پابندی ہے کہ وہ اپنے کس محرم کے ساتھ یہ مبارک سفر کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس کی بیوی کے ساتھ سفر حج پر روانہ کیا تھا جبکہ وہ جہاد میں اپنا نام لکھوا چکا تھا اس لیے سائل کو حج پر جانے کے لیے اپنے کسی محرم کا انتخاب بھی ضروری ہے اسے اپنے کسی محرم کا پتہ نہیں جیسا کہ سوال میں بیان کردہ صورت حال سے واضح ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ چند ایسی عورتوں کی رفاقت اختیار اختیار کرے جن کے محرم ان کے ساتھ ہوں اسے اجنبی عورتوں یا اکیلے مردوں کے ساتھ سفر کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:435**